

## 209165-صفا کی بجائے مروہ سے سعی شروع کرنے والے کا حکم

سوال

سوال: جو شخص عمرہ کرتے ہوئے سعی صفا کی بجائے مروہ سے شروع کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

پسندیدہ جواب

صفا مروہ کی سعی کرتے ہوئے وہیں سے ابتدا کرنا لازمی امر ہے جہاں سے اللہ نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع کیا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صفا کا ذکر پہلے کیا اور بعد میں مروہ کا چنانچہ فرمایا:

﴿لَإِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ﴾.

ترجمہ: صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ لہذا جو شخص کعبہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر کچھ گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے اور جو شخص خوشی سے نیکی کا کوئی کام کرے تو بے شک اللہ بڑا قدر دان ہے اور ہر بات کو جاننے والا ہے۔ [البقرة: 158]

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی سعی صفا سے شروع کرتے ہوئے فرمایا تھا: (أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ) [یعنی: میں بھی وہیں سے شروع کرتا ہوں جہاں سے اللہ تعالیٰ نے شروع کیا]، چنانچہ صحیح ترین موقف یہ ہے کہ سعی کیلئے ترتیب ملحوظ خاطر رکھنا واجب ہے، لہذا اگر کسی نے مروہ سے سعی کی ابتدا کی تو وہ پہلا چکر شمار ہی نہ کرے، اور دوسرے چکر سے سعی شمار کرے۔

اس بارے میں شیخ محمد امین شفقینی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"یہ بات یاد رکھیں کہ جمہور اہل علم سعی کیلئے ترتیب کو شرط قرار دیتے ہیں، یعنی سعی کی ابتدا صفا سے کرنی ہے اور مروہ پر ختم کرنی ہے، چنانچہ جو شخص مروہ سے شروع کرے تو اس چکر کو شمار ہی نہ کرے، ترتیب کو شرط قرار دینے والوں میں مالک، شافعی، احمد، اور ان کے شاگردان، وحسن بصری، اوزاعی، داؤد، اور جمہور علمائے کرام ہیں۔

لیکن ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے قدرے مختلف رائے منقول ہے، اس بارے میں فقہ حنفی کے مایہ ناز صاحب کتاب: "تبیین المحتائق شرح کنز الدقائق" میں لکھتے ہیں کہ: اگر مروہ سے سعی شروع کرے تو پہلے چکر کو شمار نہ کرے، کیونکہ اس طرح صفا سے سعی شروع کرنے کے حکم کی مخالفت ہے" انتہی

شیخ شہاب الدین احمد شلبی اپنے "حاشیہ علی تبیین المحتائق" میں لکھتے ہیں کہ:

"مصنف کا یہ کہنا کہ: "اگر مروہ سے سعی شروع کرے تو پہلے چکر کو شمار نہ کرے" کے بارے میں کرمانی کی کتاب: المناسک میں ہے کہ: ہمارے نزدیک ترتیب شرط نہیں ہے، چاہے مروہ سے شروع کر کے صفا تک آئے تو یہ اس کا ایک چکر ہو جائے اور اسے شمار بھی کیا جائے گا، لیکن سنت ترک ہونے کی وجہ سے ایسا کرنا مکروہ ہے، اس لئے دوبارہ ایک چکر کا ثنا مستحب ہے"

سرورجی رحمہ اللہ نے "الغایہ" میں لکھا ہے کہ:

"کرمانی کی اس بات کی کوئی بنیاد نہیں ہے"

جبکہ امام رازی نے "احکام القرآن" میں لکھا ہے کہ :

"اگر سعی صفا کی بجائے مروہ سے شروع کرے تو ہمارے فقہائے کرام کے ہاں مشہور روایت کے مطابق اس چکر کو شمار نہ کرے، جبکہ ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: "اس چکر کو دوبارہ لوٹائے، تاہم اگر نہیں لوٹاتا تو اس پر کوئی حرج نہیں ہے، انہوں نے اس کو وضو کرتے ہوئے اعضائے میں ترتیب پر محمول کیا ہے"، اس لئے سروجی کا یہ کہنا کہ کرمانی کی بات کوئی بنیاد نہیں ہے، قابل نظر ہے۔" انتہی

جمہور علمائے کرام کے ہاں ترتیب لازمی قرار دینے کی دلیل یہ ہے کہ :

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سعی کرتے ہوئے فرمایا: (أَبْدَأُ بِمَاءِ النَّبِيِّ) [یعنی: میں بھی وہیں سے شروع کرتا ہوں جہاں سے اللہ تعالیٰ نے شروع کیا] جبکہ نسانی کی ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیتے ہوئے فرمایا: (تم سعی وہیں سے شروع کرو جہاں سے اللہ تعالیٰ نے شروع کیا ہے) بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا: (تم مجھ سے اپنے حج و عمرے کا طریقہ سیکھ لو) اس لیے ہمارے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو اپنانا لازمی ہے، چنانچہ ہم وہیں سے ابتدا کریں گے جہاں سے اللہ تعالیٰ نے ابتدا فرمائی اور قرآن مجید پر عمل کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سعی شروع فرمائی" انتہی

"أضواء البیان" (251، 250/5)

اور دائی کمیٹی کے علمائے کرام نے ایک شخص جس نے صفا کی بجائے مروہ سے سعی شروع کی اور آخر میں آٹھواں چکر بھی لگایا کے بارے میں کہا ہے کہ :

"اگر معاملہ ایسے ہی ہے کہ آپ نے سعی کے ساتھ چکر صحیح طرح مکمل کرنے کیلئے آٹھواں چکر بھی لگایا تو آپ کی سعی درست ہے؛ کیونکہ جس پہلے چکر کی ابتدا آپ نے مروہ سے کی تھی وہ کالعدم ہوگا؛ اور جہاں سے شرعی طور پر درست سعی شروع ہوتی تھی وہاں سے آپ کی سعی کا شمار کیا جائے گا"

شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز، شیخ عبدالرزاق عقیفی، شیخ عبداللہ بن عدیان -

"فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والإفتاء" (260، 259/11)

واللہ اعلم.